مقام اشاعت   دفتر رضوی پریس   آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

مسئلہ ترتیب کی تحقیق مع حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے

از افادات عالیہ

حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

جمع القرآن وبم عزوه لعثمان

۱۳ ۲۲ ھ

جس کو

مولوی محمد اعجاز ولی خان مہتمم رضوی پریس نے باہتمام مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب

رضوی پریس واقع آستانہ عالیہ رضویہ بریلی محلہ سوداگران میں چھپوا کر شائع کیا۔

بار دوم ۱۰۰۰ اطبع   ۲۶   قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ۔ از شہر کہنہ بریلی۔ ۱۳۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس امر میں کہ قرآن شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا تھا یا ان سے پہلے بھی کسی نے جمع کیا اور یہ جو سنا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا اور اُن کا جمع کیا ہوا مدفون کر دیا گیا یہ سچ ہے یا غلط بینوا توجروا

الجواب

قرآن عظیم کی جمع وترتیب آیات وتکمیل وتفصیل سور زمانۂ اقدس حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بامر الٰہی حسب بیان جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم وارشاد وتعلیم حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ہوئی تھی۔ مگر قرآن عظیم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں پتھر کی تختیوں بکری دنبے کے پوستوں شانوں پسلیوں وغیرہا میں تھا ایک جگہ سارا قرآن عظیم مجموع نہ تھا جب جنگ یمامہ میں کہ مسیلمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی صدہا صحابۂ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل الہام منزل میں حق جل وعلا نے القا کیا کہ حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا شہید ہوئے یوہیں جہادوں میں حفاظ صحابہ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا اندیشہ ہے میری رائے ہے حکم دیجیے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کر لی جائیں خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالیٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا ہر سورت ایک جُدا صحیفے میں تھی وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور اُن کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق زوجہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے پاس رہے عرب میں ہر قوم وقبیلہ کی زبان بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھی۔ مثلاً حرفِ تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا کوئی الف میم کہ اسی لغت پر حدیث لیس من امبر امصیام فی امسفر وارد ہے علامات مضارع حروف اتین کو کوئی مفتوح پڑھتا تھا کوئی مکسور، ما مشبہ بلیس کی خبر کو کوئی منصوب کرتا کوئی مرفوع اِنّ واَنّ وغیرہما کے اسم کو کوئی نصب دیتا کوئی رفع پر رکھتا بعض قبائل ہر جگہ (ب) کو (م) بولتے (م) کو (ب) تا رحمۃ وغیرہا کو کوئی حالت وقفی میں کوئی (ہ) کہتا کوئی (ت)، منصوب منوّن پر کوئی الف سے وقف کرتا کوئی صرف سکون سے بعض مرفوع ومجرور پر بھی واو ویا سے وقف کرتے۔ بعض قومیں حروف مدہ سے حرکات موافقہ پر قناعت کرتیں اعوذ کو اعذ تعالیٰ کو تعال وغیرہ ذالک کہتیں اسی قسم کے بہت سے تفاوت لہجہ وطرز ادا تھے قرآن عظیم خاص لغت قریش پر اترا تھا کہ صاحب قرآن صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریشی تھے۔ ؎

گلبن تو کہ زگلزار قریشی گل کرد ؛ زاں سبب آمدہ قرآن بزبان قرشی

زمانہ اقدس حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں کہ قرآن عظیم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادات کا دفعۃً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز ولہجہ میں قرأت قرآن عظیم کرے زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ نے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں یہ جم گیا جس لہجہ ولغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر

باہم جنگ وجدل وزد وکوب کی نوبت پہنچی یہ کہتا تھا قرآن اس لہجہ میں ہے وہ کہتا تھا نہیں بلکہ دوسرے میں ہر ایک اپنے لغت پر دعویٰ کرتا تھا جب یہ خبر امیر المومنین غنی کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا اُمید ہے لہذا حسب مشورہ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ قرار پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ فتنہ اُٹھتا ہے لہذا تمام امت کو خاص لغت قریش پر جس میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہیے صحیفہائے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس محفوظ ہیں منگا کر اُن کی نقلیں لیکر تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلادِ اسلام میں بھیجدیں کہ سب اسی لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفع فتنہ کیلیے تلف کر دیے جائیں اسی رائے صائب کی بنا پر امیر المومنین غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہلا بھیجا کہ صحیفہائے صدیقی بھیجدیجیے ہم اُن کی نقلیں لیکر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپکو واپس کر دینگے ام المومنین نے بھیجدیے امیر المومنین نے زید بن ثابت وعبداللہ بن زبیر وسعید بن عاص وعبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا وہ نقلیں مکہ معظمہ وشام ویمن وبحرین وبصرہ وکوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جمع فرمودہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس دیے ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر خلافت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لیکر چاک کر دیے بالجملہ اصل جمع قرآن تو بحکم رب العزۃ حسب ارشاد حضور پُرنور سید الاسیاد صلے تعالیٰ علیہ وسلم ہو لیا تھا سب سُور کا یکجا کرنا

باقی تھا امیر المومنین صدیق اکبر نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا پھر اُسی جمع فرمودہ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بناکر امیر المومنین عثمٰن غنی نے بمشورہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلادِ اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو صرف لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزۃ تعالیٰ شانہ ہے کما قال عز من قائل اِنَّا عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ اور بنظرِ ظاہر حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم مستدرک میں بشرطِ بخاری ومسلم حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا عند رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نؤلف القرآن فی الرقاع یعنی ہم زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قرآن پارچوں میں جمع کرتے تھے۔ امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں قد کان القرآن کلہ کتب فی عہد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور صحیح بخاری شریف میں انھیں سے مروی قال ارسل الی ابوبکر مقتل اہل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ فقال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء القرآن وانی اخشی ان یستحر القتل بالقراء بالمواطن فیذہب کثیر من القرآن وانی اری ان تأمر بجمع القرآن قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتہمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتتبع القرآن فاجمعہ فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر حیاتہ ثم عند حفصۃ بنت عمر ہذا مختصرا اس حدیث طویل کا خلاصہ وہی ہے کہ بعد جنگ یمامہ

فاروق نے صدیق کو جمع قرآن کا مشورہ اور صدیق نے زید بن ثابت کو اُس کا حکم دیا کہ متفرق پرچوں سے سب سورتیں یکجا ہو کر صدیق پھر فاروق پھر ام المؤمنین کے پاس ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابو بکر رحمۃ اللہ علی ابی بکر ھو اول من جمع کتاب اللہ مصاحف میں سب سے زیادہ ثواب ابو بکر کا ہے اللہ ابو بکر پر رحمت کرے سب سے پہلے انھیں نے قرآن جمع کیا رواہ ابو داؤد فی المصاحف بسند حسن عن عبد خیر قال سمعت علیا یقول۔ تذکرہ امام اجل عارف باللہ حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب فہم السنن میں فرماتے ہیں کتابۃ القرآن لیست بمحدثۃ فانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یأمر بکتابتہ ولکنہ کان مفرقا فی الرقاع والاکتاف والعسب فانما امر الصدیق بنسخہا من مکان الی مکان مجتمعا وکان ذلک بمنزلۃ اوراق وجدت فی بیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہا القرآن منتشر فجمعہا جامع وربطہا بخیط حتی لا یضیع منہا شیٔ یعنی قرآن کا لکھنا تو زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بحکم اقدس ہو چکا تھا مگر متفرق تھا صدیق نے یکجا کر دیا تو گویا یہ ایسا ہوا کہ قرآن کے اوراق جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شانۂ مبارک میں منتشر تھے وہ جمع کرنے والے نے ایک ڈورے میں باندھ دیے نقلہ فی الاتقان صحیح بخاری شریف میں ہے حدثنا موسیٰ ثنا ابراہیم ثنا ابن شہاب ان انس بن مالک حدثہ ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمٰن وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ اختلافہم فی القراءۃ فقال حذیفۃ لعثمٰن یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیہود والنصاریٰ فارسل

عثمن الی حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارسلی الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت بہا حفصة الی عثمن فامر زید بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر بن سعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ہشام فنسخوہا فی المصاحف وقال عثمن للرھط القرشیین الثلثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیٔ من القرآن فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانہم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمن الصحف الی حفصة فارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ امیر المؤمنین عثمن غنی نے اختلافات لہجہ ولغات سنکر صحیفہائے صدیقی حضرت حفصہ سے منگائے اور انھیں کی نقلوں سے مصحف بنا کر بلاد اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد نقل حضرت ام المؤمنین کو واپس دیے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ابن اشتہ کتاب المصاحف میں راوی تختلفوا فی القراءات علی عہد عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی اقتتل الغلمان والمعلمون فبلغ ذلک عثمن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال عندی تکذبون بہ وتلحنون فیہ فمن نأی عنی کان اشد تکذیبا واکثر لحنا یا اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجتمعوا فاکتبوا للناس اماما فاجتمعوا فکتبوا الحدیث روی من طریق ایوب عن ابی قلابة قال حدثنی رجل من بنی عامر یقال لہ انس بن مالک فذکرہ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں لا تقولوا فی عثمن الا خیرا فواللہ ما فعل الذی فعل فی المصاحف الا عن ملأ منا قال ما تقولون فی ھذہ القراءات فقد بلغنی ان بعضہم یقول ان قراءتی خیر من قراءتک وھذا یکاد ان یکون کفرا قلنا فما تری قال اری ان نجمع الناس علی مصحف واحد فلا یکون فرقة ولا اختلاف قلنا فنعم ما رأیت یعنی عثمن کے حق میں سوا کلمۂ خیر کے کچھ نہ کہو خدا کی قسم معاملہ مصاحف میں انھوں نے جو کچھ کیا ہم سب کے مشورہ واتفاق سے کیا انھوں نے ہم سے کہا کہ تم

ان مختلف لہجوں میں کیا کہتے ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ اوروں سے کہتے ہیں میری قرارت تیری قرارت سے اچھی ہے اور یہ بات کفر کے قریب تک پہنچی ہے ہم نے کہا بھلا آپ کی کیا رائے ہے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیں کہ پھر باہم نزاع و اختلاف نہ ہو ہم سب نے کہا آپ کی رائے بہت خوب ہے رواہ ابو بکر بن ابی داود بسند صحیح عن سوید بن غفلة قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ فذکرہ الاتقان میں ہے قال ابن التین وغیرہ الفرق بین جمع ابی بکر وجمع عثمٰن ان جمع ابی بکر کان لخشیة ان یذہب من القرآن شیٔ بذہاب حملتہ لانہ لم یکن مجموعا فی موضع واحد فجمعہ فی صحائف مرتبا لآیات سورہ علی ما وقفہم علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجمع عثمٰن کان لما کثر الاختلاف فی وجوہ القراءت حین قرأوہ بلغاتہم علی اتساع اللغات فادی ذلک بعضہم الی تخطئة بعض فخشی من تفاقم الامر فی ذلک فنسخ تلک الصحف فی مصحف واحد مرتبا لسورہ من سائر اللغات علی لغة قریش محتجا بانہ نزل بلغتہم وان کان قد وسع فی قراءتہ بلغة غیرہم رفعا للحرج والمشقة فی ابتداء الامر فرأی ان الحاجة الی ذلک انتہت فاقتصر علی لغة واحدة امام بدر الدین عینی عمدة القاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں کان ھذا سببا لجمع عثمٰن القرآن فی المصحف والفرق بینہ وبین الصحف ان الصحف ھی الاوراق المجردة التی جمع فیہا القرآن فی عہد ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکانت سورا مفرقة کل سورة مرتبة بآیاتہا علی حدة لکن لم یرتب بعضہا اثر بعض فلما نسخت ورتب بعضہا اثر بعض صارت مصحفا ولم یکن مصحفا الا فی عہد عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمدة القاری واتقان شریف میں ابو بکر بن ابی داؤد سے منقول قال سمعت ابا حاتم السجستانی یقول کتب سبعة مصاحف فارسل الی مکة والی الشام والی الیمن والی البحرین والی البصرة والی الکوفة وحبس بالمدینة واحدا امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں

فرماتے ہیں (حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمن الصحف الی حفصۃ) فکانت عندھا حتی توفیت فاخذھا مروان حین کان امیرا علی المدینۃ من قبل معویۃ رضی اللہ تعالی عنہ فامر بھا فشققت وقال انما فعلت ھذا لانی خشیت ان طال بالناس زمان ان یرتاب فیھا مرتاب رواہ ابن ابی داؤد وغیرہ اسی میں ہے وقد کان التالیف فی الزمن النبوی والجمع فی الصحف فی زمن الصدیق والنسخ فی المصاحف فی زمن عثمن وقد کان القرآن کلہ مکتوبا فی عھدہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لکنہ غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور انتہی واللہ سبحنہ وتعالی اعلم۔

مسئلہ از پٹنہ عظیم آباد۔ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو جامع قرآن مجید کس رو سے کہتے ہیں اس کا جواب کتب احادیث وتواریخ سے تحریر فرمائیں بینوا توجروا۔

الجواب

قرآن عظیم کا جامع حقیقی اللہ عزوجل ہے قال جل وعلا ان علینا جمعہ وقرانہ بیشک ہمارے ذمے ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا۔ پھر جامع عزوجل کے مظہر اول واتم واکمل حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہوئے آیات قرآنیہ اسی ترتیب جمیل پر کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے مطابق ترتیب لوح محفوظ حسب تبلیغ جبریل وتعلیم جلیل صاحب تنزیل صلے اللہ تعالے علیہ وسلم زمانہ اقدس میں اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہولیں۔ قرآن عظیم ۲۳ برس میں حسب حاجت عبادت متفرق آیتیں ہو کر اترا کسی سورت کی کچھ آیات اتریں پھر دوسری سورت کی آیتیں آئیں پھر سورت اولی کی نازل ہوئیں حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں فلاں آیت کے بعد فلاں کے پہلے لکھی جائیں اسی طرح

منتظم ہوتیں اور حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پھر حضور سے سُن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم اسی ترتیب پر اُسے نمازوں تلاوتوں میں پڑھتے قرآن عظیم صرف ایک واحد لغت قریش پر نازل ہوا عرب میں مختلف قبائل اور اُن کے لہجے باہم حرکات و سکنات و بعض اجزائے کلمات میں مختلف تھے علامات مضارع کو قریش مفتوح رکھتے دیگر بعض قبائل ا ت ن کو مکسور کرکے نِعبُد نِستعین کہتے لغت قریش میں تابوت آخر میں تائے قرشت سے تھا۔ دوسروں کے لغت میں تابوہ ہائے ہوز سے اسی قسم کے بالائی اختلافات بکثرت تھے جن سے معنی کلام بلکہ جوہر نظم کو کبھی کوئی ضرر نہ پہنچتا اور مادری لہجہ زبانوں پر چڑھا ہوا دفعۃً بدل دینا سخت دشوار۔ لہذا حضور پُر نور رحمت مہداۃ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنے رب سے عرض کرکے دیگر قبائل والوں کے لیے اُن کے لہجوں کی رخصت لے لی تھی جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ہر رمضان مبارک میں جس قدر قرآن عظیم اب تک اُتر چکا ہوگا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اُس کا دَور کرتے یہ سنت سنیہ اب تک بحمد اللہ تعالیٰ حفاظ اہلسنت میں باقی ہے اور باقی رہے گی حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک سال اخیر میں وحی علیہ الصلاۃ والسلام نے دو بار صرف اصل لغت قریش پر جس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا حضور پُر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دَور کیا اور اس کی تکرار سے اشارہ ہوا کہ وہ رخصت منسوخ اور اب صرف اسی لغت پر جس میں اصل نزول ہے استقرار امر ہوا۔ سُور اگرچہ زمانۂ اقدس میں مرتب ہو چکی تھیں مگر یکجا مجتمع نہ تھیں متفرق پرچوں بکری کے شانوں وغیرہا میں متفرق جگہ تھیں سوا اُن مبارک سینوں کے جن میں سارا قرآن عظیم محفوظ تھا حال یہی تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر عوام سے احتجاب فرمایا خلافت خلیفہ برحق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں

بکثرت صحابہ کرام حافظان قرآن شہید ہوئے حافظ حقیقی جامع ازلی جل جلالہ نے اپنا وعدہ صادقہ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ پورا فرمانے کو پہلے یہ کریم داعیہ قلب کریم حضرت موافق الرائے بالوحی والکتاب سیدنا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں ڈالا حضرت فاروق نے بارگاہ صدیقی میں عرض کی کہ جنگ یمامہ میں بہت حفاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حفاظ شہادت پاتے گئے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہیگا میری رائے ہے کہ حضرت جمع قرآن کا حکم فرمائیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابتداءً اس میں تأمل ہوا کہ جو فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا ہم کیونکر کریں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا کہ اگرچہ حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے بالآخر رائے صدیق بھی موافق ہوئی اور زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلاکر فرمان خلافت نسبت جمع کتاب اللہ صادر ہوا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی وہی شبہہ پیش کہ کیونکر کیجئے گا وہ کام حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام نے نہ کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے یہاں تک کہ صدیق وفاروق و زید بن ثابت وجملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے اجماع سے یہ مسئلہ طے ہوا اور قرآن عظیم متفرق مواضع سے جمع کرلیا گیا اور وہابیہ کا یہ شبہہ جس پر آدھی وہابیت کا دارمدار ہے کہ جو فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نہ کیا دوسرا کیا اُن سے زیادہ مصالح دین جانتا ہے کہ اُسے کرے گا باجماع صحابہ مردود قرار پایا۔ والحمد للہ رب العلمین سور قرآنیہ اگرچہ متفرق مواقع سے ایک جا میں مجتمع ہوگئی تھیں اور وہ مجموعہ صدیق پھر فاروق پھر ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تھا مگر ہنوز تین کام باقی تھے (۱) ان مجموع

صحیفوں کا ایک مصحف واحد میں نقل ہونا (۲) اُس مصحف کے نسخے معظم
بلاد اسلام مملکت اسلامیہ کے عظیم عظیم قسمتوں میں تقسیم ہونا (۳)
خصوصیت سابقہ کی بنا پر جو بعض اختلافات لہجہ کے آثار کتابت قرآن
عظیم میں متفرق لوگوں کے پاس تھے اور وہ قرآن عظیم کے حقیقی
اصل منزل من اللہ ثابت مستقر غیر منسوخ محفوظ ہے
سے جدا تھے دفع فتنہ کے لیے اُن کا محو ہونا یہ تینوں
کام حفظ حافظ حقیقی جامع ازلی جلالہ نے اپنے
تیسرے بندے امیر المومنین جامع القرآن
ذی النورین عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
دیا اور قرآن عظیم کا جمع کرنا حسب
وعدہ الٰہیہ تام وکامل ہوا اس
لیے اس جناب کو جامع
القرآن کہتے ہیں
واللہ تعالیٰ
اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
احمد رضا خاں

تاجران کے ساتھ خاص رعایت ہوتی ہے۔ جو
خط وکتابت سے طے ہو سکتی ہے۔ نیاز مند منیجر رضوی پریس بریلی

جملہ کتب ملنے کا پتہ:- مولوی محمد ابراہیم رضا خاں دفتر رضوی پریس محلہ سوداگراں
بریلی۔ یوپی